محمد ذکوان ندوی

قربِ قیامت کا ایک ظاہرہ

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت مروی ہے۔اِس کے آخر میں علامات قیامت کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’ويُلقٰى بينَ النّاسِ التّناكُر، فَلا يَكادُ أحدٌ أن يَّعْرِفَ أحَدًا‘ (احمد، رقم ۲۳۳۰۶)، یعنی لوگوں کے درمیان ’تناکر‘ پیدا ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوگا کہ لوگ، گویا ایک دوسرے کو پہچانتے ہی نہیں۔

’تناکُر‘ کا لفظی مطلب اجنبیت یا بے گانگی (indifference) ہے۔ یہ بعد کے زمانے میں پیدا ہونے والے حالات کی پیشگی خبر ہے۔ موجودہ زمانے میں ’تناکر‘ کا یہ ماحول ہر طرف دیکھا جا سکتا ہے۔اِس کا سبب مادّی ترقی کا غیر معمولی حد تک بڑھ جانا ہے۔

انسان طبعاً خود غرض واقع ہوا ہے، تاہم قدیم زمانے میں اِس خود غرضی کے اظہار کے لیے بہت کم اسباب موجود تھے، مگر اب یہ اسباب بے پناہ حد تک بڑھ گئے ہیں۔اِس کی بنا پر ایسا ہوا ہے کہ آج کے انسان کا ہدف صرف یہ بن گیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ کمائے اور زیادہ سے زیادہ سامان راحت حاصل کرے۔اِسی ذہن کا یہ نتیجہ ہے کہ انسانی دنیا عملاً اب اِس مشہور یونانی مثل کا مصداق بن کر رہ گئی ہے —— جتنا بڑا شہر، اتنا بڑا ویرانہ:

Megapolis, Megalo Eramia

آدمی اصلاً مادی یا اخلاقی بنیاد ہی پر کسی سے ملتا ہے، تاہم اخلاقی بنیاد تقریباً اب مفقود ہو چکی ہے، اور مادی آسایش نے دوسری بنیاد کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ مادی فراوانی کے ماحول نے اب آدمی کو سخت قسم کے عجب اور خود پرستی میں مبتلا کر دیا ہے۔ چنانچہ لوگ اب پوری طرح اپنے خول میں بند ہو کر رہ گئے ہیں۔

حال میں کورونا اور اُس کے نام پر برپا بحران نے انسانی تعلقات کو آخری حد تک نقصان پہنچایا ہے۔ اب 'سماجی دوری' (social distancing) جیسے فارمولے کے ذریعے سے اِس 'تناکر' نے آخری شکل اختیار کر لی ہے۔

آج کے انسان کا مزاج یہ ہے کہ نہ کوئی شخص میری زندگی میں مداخلت کرے اور نہ میں کسی کی زندگی میں مداخلت کروں۔ اِسی انتہا پسندانہ مزاج کی بنا پر تفریح (entertainment) کے وہ طریقے ایجاد ہوئے ہیں جس میں لوگ اب پوری طرح 'مشغول' دکھائی دیتے ہیں۔ آج کا انسان صرف اپنی ذات میں جیتا ہے۔ اُس کے پاس وقت نہیں کہ وہ زندگی کے وسیع تر پہلوؤں پر غور کر سکے، وہ خدا اور انسان کی نسبت سے اپنی کوئی ذمہ داری محسوس کرے۔

قرب قیامت کا یہ ظاہرہ، بلاشبہ انسانیت کی موت کے ہم معنی ہے۔ اِس صورت حال سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی خداداد فطرت کے زور پر دوبارہ حقیقی 'انسان' بننے کا عزم کریں، ہم احتیاط کو احتیاط کے درجے میں رکھیں، ورنہ سخت اندیشہ ہے کہ یہ صورت حال ہمارے لیے مزید انحطاط کا ذریعہ ثابت ہو۔ اِس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آدمی دو پیروں پر چلنے والا صرف ایک ایسا حیوان بن کر رہ جائے جس میں 'حیوانیت' کے سوا انسان کے ساتھ دوسری اور کوئی مشابہت باقی نہ رہے۔

[لکھنؤ، ۱۵ر مئی ۲۰۲۱ء]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com